﴿سیدنا امام حسین علیہ السلام اور شرف صحابیت﴾

صحابیت ایک ایسا شرف ہے جو ذرے کو صحرا بنا دیتا ہے، قطرے کو دریا کر دیتا ہے، یہ وہ منصب ہے جس کے سامنے بعد از اہلِ بیتِ نبوی تمام مناصب ہیچ نظر آتے ہیں۔ اگر اسے اُم الفضائل کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

چنانچہ اس برگزیدہ جماعت کے ادب و احترام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

"اکرموا اصحابی"

میرے صحابہ کی عزت و تکریم کرتے رہنا

(مشکوۃ المصابیح سنن الکبری للنسائی حدیث نمبر 9223: قال الالبانی صحیح)

﴿ناصبیوں کی طرف سے سیدنا حسین علیہ السلام کی صحابیت کا انکار﴾

لیکن وہ ناصبی جن کے دل ال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغض کی آگ نے جھلسا جھلسا کر سیاہ کر دیے ہیں وہ کیسے برداشت کر سکتے

ہیں کہ سیدنا حسین علیہ السلام منصبِ صحابیت پر بھی فائز نظر آئیں۔ چنانچہ سیدنا حسین علیہ السلام کی صحابیت کا انکار کر کے انھیں تابعی قرار دیتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

ناصبیوں کے پیرو مرشد محمود عباسی نے لکھا۔

"اتنی چھوٹی سی عمر سن تمیز کی عمر نہیں ہوتی بعض ائمہ نے تو ان کے بڑے بھائی حضرت حسن کو جو ان سے سال بھر کے قریب بڑے تھے زمرہ صحابہ کے بجائے تابعین میں شامل کیا ہے۔

(خلافت معاویہ و یزید ص 146)

فاروقی نعمانی نے لکھا:

"حضورؐ کے زمانہ مبارک میں جس کی عمر چار پانچ سال ہو اسے جلیل القدر صحابی کہنا کس قدر شرمناک جسارت ہے"

(بصارت العین ص 44)

ابویزید لاہوری نے لکھا:

"حضرت حسین آنحضورؐ کے سفر عقبیٰ کے وقت پانچ سال کے معصوم بچے تھے۔ان کو جلیل القدر صحابی کہنا محض غلط ہے۔

(رشید ابن رشید ص156)

فیض عالم صدیقی نے لکھا:

"حضرات حسنین کو زمرہ صحابہ میں شمار کرنا صریحا سبائیت کی ترجمانی ہے یا اندھادھند تقلید کی خرابی"

(سیدنا حسن بن علی ص23)

قارئین کرام:

حامیانِ یزید کا یہ کہنا کہ صحابیت کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے۔ محدثین کرام کے ہاں مردود و باطل ہے۔

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

"ومنهم من اشترط فی ذلك ان يكون حين اجتماعه به بالغا وهو مردود ايضا"

بعض نے بالغ ہونے کی شرط رکھی ہے یاد رہے یہ شرط مردود ہے

(فتح الباری ج8ص4)

علامہ برہان الدین الابناسی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

"والصيح ان البلوغ ليس شر طا فی حدالصحابی والا لخرج بذا لك من اجمع العلما علی عدهم فی الصحابة كعبد الله بن الزبير والحسن والحسين رضی الله عنهم"

صحیح بات یہ ہے۔ کہ صحابیت کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں۔ اگر یہ شرط لگائی جائے تو وہ شخصیات صحابیت کی فہرست سے خارج ہو جاتی ہیں۔ جن کے صحابی ہونے پر علماء کرام کا اجماع

ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن الزبیر، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم

محدث عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

"ولا یشرط البلوغ ولا التمیز علی الاصح ۔۔۔۔"

صحیح قول کے مطابق صحابیت کے لیے بلوغت و تمیز شرط نہیں۔

(الیواقیت والدرر ج1 ص184)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی بات کو اپنایا ہے۔

"ولا یشترط البلوغ علی الاصح"

صحیح ترین قول کے مطابق صحابی ہونے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں۔

(تدریب الراوی ج2ص210)

علامہ جمال الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

"ولا يشترط البلوغ لوجود كثير من الصحابة الذين ادركوا عصر النبوة ولم يبلغوا الا بعد موته "

صحابیت کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں کیونکہ بہت سے ایسے صحابہ کرام ہیں جنھوں نے نبوت کا زمانہ تو پایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہی بلوغت کی عمر کو پہنچے۔

(قواعد الحدیث ص178)

علامہ نواب صدیق الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

"وأما تحمل الحديث فيصح قبل الإسلام وكذا قبل البلوغ فإن الحسن والحسين وابن عباس وابن الزبير رضي الله عنهم تحملوا قبل البلوغ ولم يزل الناس يسمعون الصبيان"

رہا یہ مسئلہ کہ کس عمر میں سنی ہوئی روایت معتبر قرار پائے گی، تو اس بارے میں فرماتے ہیں۔ راوی نے خواہ بلوغت کی

عمر تک پہنچنے سے پہلے روایت سنی ہو اگر وہ اس وقت گفتگو سمجھ لیتا تھا تو اس کی روایت معتبر قرار پائے گی۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت حسن، حضرت حسین ، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نابالغ ہونے کی عمر ہی میں روایات سنی ہیں۔

(الحطہ فی ذکر الصحاح السنہ ص120)

﴿صحابی کی تعریف محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تحریرات کی روشنی میں﴾

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وھو من لقی النبیﷺ مومنا به ومات علی الاسلام ولوتخللت ردة علی الاصح"

صحابی اسے کہا جاتا ہے ، صحابی وہ ہوتا ہے جس نے بحالت اسلام آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں وفات پائی ہو۔

(نزھة النظر ص237)

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"من صحب النبیﷺ اوراہ من المسلمین فھو من اصحابه"

اہل اسلام میں سے وہ جو نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہو یا آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا ہو وہ صحابی ہوتا ہے۔

(صحیح بخاری باب فضائل اصحاب النبی)

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فالعبارة المسالمة من الاعتراض ان يقال ! الصحابی من لقی النبي ﷺ ثم مات علی الاسلام"

صحابی کی تعریف میں وہ عبارت جو اعتراضات سے محفوظ ہو وہ کچھ یوں ہو گی۔ کہ صحابی وہ ہوتا ہے جس نے بحالت اسلام آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو پھر بحالت اسلام وفات پائی ہو

(شرح التبصرۃ ص205)

امام علی المدینی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں صحابی کی تعریف:

"من صحب النبی ﷺ او راہ ولوساعۃ من نہار فہو من اصحاب النبی"

جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختصر سے وقت میں دیکھا ہو تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ہے۔

(فتح المغیث ج3ص93)

قارئین کرام: آپ کی خدمت میں جلیل القدر محدثین کی عبارات پیش کی گئی ہیں۔آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ کہ امت مسلمہ کے نامور محدثینِ کرام نے صحابیت کے لیے بالغ ہونے کی شرط نہیں رکھی۔ ثابت ہوا کہ یہ ناصبی لوگ اصولِ حدیث کو ٹھکرائے ہوئے ہیں اور

محدثین کے راستے سے بھی بیزار ہیں۔ جبکہ محدثین کرام و جلیل القدر ائمہ دین سیدنا حسین علیہ السلام کو جلیل القدر صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔

حافظ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

" فانه من سادات المسلمين و علماء الصحابة"

(البدایه والنهایةج8ص231)

سیدنا حسین علیہ السلام اہل اسلام کے سردار ہیں اور علماء صحابہ میں سے ہیں۔

نوٹ: قارئین کرام سیدنا حسین علیہ السلام کی صحابیت کے بارے میں بحث کرنا کچھ ضروری نہیں تھا وہ اہلِ بیت اطہار میں سے ہیں یہ وہ منصب ہے جو منصبِ

صحابیت سے بھی بلند تر ہے۔ سیدنا امام حسین علیہ السلام کی صحابیت کے بارے میں گفتگو کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ نواصب کی علمی خیانت و بدیانتی کو عیاں کیا جائے اور یہ بھی یاد رہے صحابیت کی تعریف میں متقدِمین کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے اور صحابیت کے درجے ہیں تمام صحابہ یکساں نہیں۔ اس مسئلے کو بالتفصیل سمجھنے کے لیے ہماری تصنیف معرفتِ صحابہ کا مطالعہ فرمائیں۔